بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱۵۲

روزنامہ

الفضل

ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	یکم شوال ۱۳۹۱ھ ۲۰ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۲۰ نومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

52

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۹ نبوت - سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۸ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

ربوہ - ۱۹ نبوت۔ مسجد مبارک میں درس القرآن اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے ماہ رمضان المبارک میں جاری رہا ہے۔ محترم مولانا عبد المالک خانصاحب نے ۱۵ روز درس دیا۔ اب محترم مولانا ظہور حسین صاحب فاضل درس دے رہے ہیں۔

آج انشاء اللہ درس القرآن کا دور ختم ہو جائے گا اور اختتامی دعا ہوگی۔

کل رات مسجد مبارک میں قاری محمد صدیق صاحب قریشی نے نماز تراویح میں قرآن مجید کا دور ختم کیا۔ ربوہ کے دیگر مختلف محلوں میں بھی حفاظ صاحبان نے نماز تراویح پڑھائی اور احباب جوق در جوق اس میں شامل ہوتے رہے۔

مسجد نصرت محلہ دارالرحمت وسطی میں روزانہ بعد نماز فجر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری درس الحدیث دیتے رہے ؛

آئندہ اتوار کے روز ملاقات نہیں ہوگی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ آئندہ اتوار کے روز یعنی ۲۱ ماہ نبوت (مطابق ۲۱ نومبر) کو
عام ملاقات نہیں ہوگی۔
احباب جماعت مطلع رہیں ؛
(پرائیویٹ سیکرٹری)

اعلانِ تعطیل

عید الفطر کے روز اور اس سے اگلے دن دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اور پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام مطلع رہیں ؛
(مینیجر)

پانچ ہزار روپیہ ۵۰۰۰/- کی پیشکش
برائے صدقہ جاریہ

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

محترمہ صالحہ منہاس صاحبہ نے اپنے بیٹے لفٹیننٹ شاہد احمد صاحب مرحوم رض کی طرف سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ ۵۰۰۰/- صدقہ جاریہ کے طور پر دینے کی حضور پُر نور کی خدمت اقدس میں پیشکش کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ہسپتال کی تعمیر سرجیکل وارڈ کے لئے یہ رقم دے دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم لفٹیننٹ شاہد احمد صاحب مرحوم رض کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے۔ ان کی والدہ محترمہ و دیگر لواحقین پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ آمین (ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اُسی دن نصیب ہوتا ہے جب وہ خود انا الموجود کی بشارت دیتا ہے

اور

اپنی رحمت اور فضل کے آثار قبولیتِ دعا کے ذریعے ظاہر کرتا ہے

"انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اُس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اُس کو مخاطب کر کے اَنَا الْمَوْجُوْد کی اُس کو خود بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اُس کو دیکھتا ہے۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اُسی دن اُس کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلّ شانہٗ اپنے وجود سے اُس کو آپ خبر دیتا ہے۔ اور پھر دوسری علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر اُن پر ظاہر کرتا ہے اور وہ اس طرح پر کہ اُن کی دعائیں جو ظاہری اُمیدوں سے بڑھ کر ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے اُن کو اطلاع دیتا ہے۔ تب اُن کے دل تسلّی پکڑ جاتے ہیں کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے جو ہماری دعائیں سنتا ہے اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے نجات دیتا ہے۔ اُسی روز سے نجات کا مسئلہ بھی سمجھ میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی پتہ لگتا ہے، اگرچہ جگانے اور متنبہ کرنے کیلئے کبھی کبھی غیروں کو بھی سچی خواب آسکتی ہے مگر اس طریق کا مرتبہ اور شان اور رنگ اور ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا مکالمہ ہے جو خاص مقربوں ہی سے ہوتا ہے۔ اور جب مقرب انسان دعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنی خدائی کے جلال کے ساتھ اُس پر تجلّی فرماتا ہے اور اپنی روح اُس پر نازل کرتا ہے اور اپنی محبت سے بھرے ہوئے لفظوں کے ساتھ اُس کو قبولیتِ دعا کی بشارت دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۰ و ۱۳۱)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۰ نبوت ۱۳۵۰ ہش

رمضان کی مستقل کیفیت اور اس کی حقیقت

ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ رمضان کا بابرکت مہینہ اِس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعض لوگوں میں بعض بیرونی اثرات کے ماتحت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی سے متعلق سُستی اور غفلت کی جو کیفیت پیدا ہو جاتی ہے رمضان کی مخصوص عبادات بجالانے کے نتیجہ میں وہ دُور ہو جائے اور ایسے سُست رفتار اور غفلت شعار بھی سال کے باقی مہینوں میں پورے تعہد کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے کے لئے مستعد ہو جائیں اور اس طرح رُوحانی ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھنے کی امنگ ان میں ازسرِ نو تیز ہو جائے۔

ہم نے لکھا تھا کہ رمضان کی مخصوص عبادات کے اِس مقصد کے پیشِ نظر یہ امر ضروری اور از بس ضروری ہے کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جانے کے بعد بھی رمضان کی کیفیت مستقل طور پر جاری و ساری رہے تاکہ رمضان کی مخصوص عبادات کے نتیجہ میں جو رُوحانی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہوا ہے' وہ سرد پڑنے نہ پائے بلکہ رمضان کے بعد بھی مستقل طور پر اپنا اثر دکھاتا رہے۔

رمضان کی کیفیت کے مستقل طور پر جاری رہنے کی اِس اہمیت کے پیشِ نظر یہ جاننا ضروری ہے کہ رمضان کی کیفیت سے کیا مُراد ہے اور اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ ہر چند کہ ہم اِس پر قبل ازیں بھی جستہ جستہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن اب جبکہ رمضان کا مہینہ اختتام پذیر ہو رہا ہے رمضان کی مستقل کیفیت اور اس کی حقیقت پر یاددہانی کے طور پر ازسرِ نو روشنی ڈالنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

اِس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ روزہ سے خدا تعالیٰ کا منشاء کیا ہے۔ سو اس بارہ میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کو واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھُوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت ہے اور اس کا ایک اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دُوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھُوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دُوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ (وہ دوسری روٹی کیا ہے؟) جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے، انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح و تہلیل میں لگے رہیں جس سے دُوسری غذا انہیں مل جاوے گی۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

اِس سے معلوم ہوا کہ روزوں سے اللہ تعالیٰ کا منشاء اور روزہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ انسان کھانے پینے اور جسمانی غذا سے فائدہ اُٹھانے میں غیر معمولی انہماک اور شغف سے مجتنب رہتے ہوئے روحانی غذا کی فراہمی کی طرف متوجہ ہو یعنی تسبیح و تحمید اور تہلیل میں مصروف رہ کر تبتّلِ تام اور انقطاع الی اللہ کی کیفیت اپنے پہ وارد کرے۔ روزوں سے اللہ تعالیٰ کا اصل منشاء تبتّل اور انقطاع کی حالت کا پیدا ہونا ہے اور یہی روزہ کی اصل حقیقت ہے جسے ذہن نشین کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ مقرر فرمایا ہے تاکہ مسلسل ایکماہ کی تربیت کے بعد روزوں کی یہ حقیقت مستقل طور پر ذہنوں میں راسخ ہو جائے حتّٰی کہ رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد بھی رمضان اور روزوں کی اصل حقیقت ہماری زندگیوں میں اپنا اثر دکھاتی چلی جائے اور ہم دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے قیام اللیل کے ذریعہ عبادات میں غیر معمولی شغف دکھاتے اور تسبیح و تحمید میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہوئے تبتّل اور انقطاع الی اللہ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے کہ رمض سُورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ اِس لحاظ سے رمضان کے معنے ہیں دو تپشیں یعنی ایک جسمانی تپش اور دُوسری رُوحانی تپش۔ جسمانی تپش اکل و شرب اور جسمانی لذتوں پر صبر کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور رُوحانی تپش احکام الٰہی کے لئے رُوح میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے پیدا ہونے سے معرضِ وجود میں آتی ہے۔ ان دونوں تپشوں یعنی جسمانی حرارت اور رُوحانی حرارت کے اتصال کا نام رمضان ہے

رمضان کے روزوں اور ان جملہ دیگر مخصوص عبادات کی اصل غرض یہی ہے کہ ایک حد تک اکل و شرب اور جسمانی لذتوں پر صبر کرنے کے نتیجہ میں تزکیۂ نفس حاصل ہو اور اس تزکیۂ نفس کے نتیجہ میں لقائے الٰہی کے لئے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت ترقی کرے۔ اور اس طرح تبتّل اور انقطاع الی اللہ کی حالت دائمی طور پر حاصل ہو جائے۔ رمضان گزرنے کے بعد بھی قیام اللیل اور تسبیح و تحمید میں غیر معمولی شغف کے ذریعہ لقائے الٰہی کے لئے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی مستقل کیفیت اور انقطاع الی اللہ کی دائمی حالت کا جاری رہنا ضروری ہے۔ رمضان کا مہینہ بیشک ختم ہو جائے اور اس کا ختم ہونا لازمی ہے لیکن یہ کیفیت اور یہ حالت کبھی ختم نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہی وہ علّتِ غائی ہے جس کے پیشِ نظر رمضان کا بابرکت مہینہ مقرر کیا گیا ہے۔

"جنّت کی چٹیل زمین اور اُس کی خوشبودار مٹی"

قرآن مجید میں تمثیل کے طور پر جنّت کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے اس کی رُو سے اُس میں باغات ہیں، چشمے ہیں۔ قسم ہا قسم کی نہریں ہیں اور قسم ہا قسم کے پھلوں اور میووں سے لدے ہوئے سایہ دار درخت ہیں۔ الغرض وہ ایسی نعمتوں سے بھرپور و معمور ہے کہ جنہیں کوئی شخص بھی تصوّر میں نہیں لا سکتا اور انسانی تخیّل کی بلند سے بلند پرواز بھی ان کے حقیقی ادراک کو پا نہیں سکتی۔

اِس میں کیا شک ہے کہ جنّت ایک ایسا ہی مقام ہے جس کا تمثیلی زبان میں قرآن مجید نے بار بار ذکر کیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھُولنا چاہیئے کہ اِس تعلق میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ تمثیلی زبان میں ہی بیان ہوا ہے۔ اس کی حقیقت اور ماہیت کیا ہے، اس کا صحیح ادراک اُس میں داخل ہونے کے بعد ہی حاصل ہوگا۔ البتہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی پُر معارف کتب و ملفوظات میں واضح فرمایا ہے ہمارے نیک اعمال ہی جو ہم اِس دُنیا میں بجالاتے ہیں اُس جہان میں باغات، چشموں، نہروں اور قسما قسم کی نعمتوں کی شکل میں متمثّل ہوں گے اور ہمارے لئے کیف و سرور اور خوشی و خوشحالی کی ایک ناقابلِ بیان کیفیت پیدا کر دکھائیں گے۔

چنانچہ اس کی تائید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں جنّت کو ایک چٹیل زمین کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے جس کی مٹی خوشبودار ہے۔ ہر وہ شخص جسے خدا تعالیٰ جنّت کا مستحق قرار دے گا، اُس میں اپنا باغ، گُل بُوٹے، چشمے اور نہریں وغیرہ اپنے نیک اعمال کے بل پر خود لگائے گا اور پھر ان سے متمتع ہوگا۔ چنانچہ وہ حدیث یہ ہے:-

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! اِقْرَأْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاِنَّهَا قِيْعَانٌ وَاِنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

(ترمذی ابواب الدعوات)

یعنی حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں حضرت ابراہیمؑ کو ملا تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی اُمّت کو میرا سلام کہیئے اور انہیں بتلائیے کہ جنّت کی مٹی خوشبودار ہے، پانی میٹھا ہے لیکن زمین جنّت میں ہر ایک کو چٹیل ملے گی۔ اس میں درخت لگانا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہم جتنا زیادہ اور جتنے ذوق و شوق کے ساتھ ذکر الٰہی کریں گے اتنا ہی زیادہ اپنی جنّت کو سایہ دار اور پھول و پھلدار بنائیں گے۔ اسلئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنے قطعۂ جنّت کو خوشنما بنانے کیلئے ذکر الٰہی کے پودوں کو وہاں گاڑے اور اعمال صالحہ کے پانی سے سینچے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام اپنے اندر ایثار کی حقیقی روح پیدا کریں

مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ جہاں اس نے انسان کی انفرادی حیثیت کو قائم رکھا ہے وہاں اجتماعی زندگی پر خاص زور اس حد تک دیا ہے کہ جس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا اور اخوت وحدت کی لڑی میں اپنے آپ کو نہیں پرو دیا۔ اس کی موت جہالت کی موت ہو گی اور جو اجتماعی زندگی سے کٹ کر علیحدہ راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے لئے آگ مقدر ہے۔ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے نماز باجماعت ہمیں ہر روز یہ سبق سکھاتی ہے کہ اجتماعی زندگی قومی ترقی کے لئے اشد ضروری ہے ایک واجب الاطاعت امام کا وجود لازمی ہے۔ لیکن جہاں تنظیم ہو گی وہاں لازمی طور پر ایثار اور قربانی کے پہلو کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھنا ہوگا دوسروں کی خوشی و غمی میں حصہ دار بننا ہوگا۔ اس حد تک کہ جب جسم کے کسی حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن تکلیف اور دکھ محسوس کرنے لگ جاتا ہے مومن ایک جسم کی مانند ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کی طرف آیت قرآنیہ اشارہ کرتی ہے۔

"ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ" (سورۃ الحشر)

باوجودیکہ وہ خود بھوکے ہوتے ہیں۔ مگر اپنے نفسوں پر اپنے بھائیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عملی نمونہ ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔ کہ کس طرح انہوں نے اخوت اسلامی میں پروئے جانے کے بعد اپنی تکلیف کو بھلا دیا۔ اور اپنے بھائیوں کی خاطر ایثار کا قابل فخر نمونہ پیش کیا۔ تاریخ اسلام میں لکھا ہے کہ

ایک غزوہ میں حضرت عکرمہ حضرت سہیل اور حضرت حارث رضی اللہ عنہم زخمی ہوئے۔ تینوں جان کنی کی حالت میں تھے اور شدید پیاس محسوس کر رہے تھے ایسی حالت میں ایک شخص حضرت عکرمہ کے لئے پانی لایا۔ آپ پانی پینے ہی لگے تھے کہ قریب سے آواز آئی۔ پانی۔ آپ کی اسلامی اخوت اور جذبہ ایثار کے لئے یہ چیز ناقابل برداشت ہو گئی کہ خود پانی پی لیں اور آپ کا مسلمان بھائی پاس ہی پیاسا پڑا ہو۔ فرمایا۔ پہلے میرے بھائی کو پانی پلاؤ۔ وہ شخص پانی لے کر حضرت سہیل کے پاس پہنچا مگر وہ بھی اس چشمہ روحانیت سے فیضیاب تھے۔ آپ کی نظر حضرت حارثؓ پر پڑی محسوس کیا کہ وہ پانی کے خواہشمند ہیں اس احساس کے ساتھ آپ کے گلے اس پانی کو حلق سے اتارنا ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ پانی لانے والے سے کہا کہ پہلے میرے بھائی کو پانی پلاؤ وہ شخص پانی لے کر حضرت حارثؓ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ دم توڑ چکے ہیں۔ واپس حضرت سہیلؓ کے پاس وہ شخص آیا۔ تو وہ بھی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر چکے تھے۔ جب وہ حضرت عکرمہؓ کے پاس آئے تو وہ بھی اپنے مولیٰ کو راضی کر چکے تھے۔

غور فرمائیے! کس کو جان پیاری نہیں ہوتی۔ عین ممکن ہے کہ پانی کا ایک گھونٹ ان کی جان بچانے کا موجب بن جاتا۔ اس کے باوجود اپنے نفسوں پر اپنے بھائی کو ترجیح دیکر ایثار کا ایک بے مثال نمونہ رہتی دنیا تک آئندہ نسلوں کے سامنے پیش کر دیا۔ اللہ اللہ کیا ہی وہ زبردست روحانی انقلاب تھا جو ایک امی نبی کے ذریعہ عرب جیسی قوم میں رونما ہوا۔ ہر شخص اسلامی تعلیم کی چلتی پھرتی تصویر تھا خدا کے رسول نے سچ فرمایا:۔

اصحابی کالنجوم بایھم
اقتدیتم اھتدیتم (حدیث)

میرے صحابہ تو ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی تم ان میں سے پیروی کرو گے۔ ہدایت پاؤ گے

ہم جو خدام احمدیت ہیں ہمیں بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنا ہے نظام ایک مقدس امانت ہے۔ اس کی قدر کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ اس کے بقاء اور استحکام کے لئے ہمیں ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نظام قائم ہی نہیں رہ سکتا جب تک کہ ایثار ساتھ شامل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت کے تحت اس زمانہ میں پھر سے مسیح محمدی کے ذریعہ اس الٰہی نظام کو قائم کیا ہے اس کی خاطر ہر بڑی سے بڑی قربانی خواہ وہ جانی ہو یا مالی۔ وقت کی ہو یا عزت کی یا دیگر احساسات و جذبات کی۔ اس کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ بعض لوگ زبانی بہت دعوے کرتے ہیں۔ مگر وقت آنے پر ان کی اندرونی حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ معمولی سی بات پر نظام کے مقرر کردہ عہدیدار کی شکایت کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس نے ہماری بے عزتی کی ہے مگر ایسے لوگوں کی حالت ملاحظہ فرمایئے کہ چند روپوں کی خاطر افسروں کو جھک کر سلام کرتے اور ہر قسم کی بے عزتی بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ مگر جہاں ایمان کی سلامتی کا سوال ہوتا ہے وہاں عزت نفس کا ڈھکوسلہ لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ عہد خدام الاحمدیہ میں ہر دفعہ وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ:۔

"دینی قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان۔ مال۔ وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا"

حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ

"میں نے جو خدام الاحمدیہ کے نام کی ایک مجلس قائم کی ہے اس کے ذریعہ اس روح کو میں نے جماعت میں قائم رکھنا چاہا ہے۔ اور اس کے ہر رکن پر یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اپنے فوائد کو وہ بالکل بھلا دے اور دوسروں کو نفع پہنچانا اپنا منتہا قرار دے"

(الفضل ۸ نومبر ۱۹۱۹ء)

خدام الاحمدیہ کو حضور کا یہ ارشاد ہر وقت اپنے سامنے رکھتے ہوئے دوسروں کے نفع بہتری اور خدمت خلق کے پروگرام سوچتے رہنا چاہیئے صرف لاف و گزاف اور زبانی جمع خرچ پر خوش نہ ہوں بلکہ قربانی و ایثار کا عملی حقیقی معیار پیش کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

روزنامہ الفضل ربوہ

کا خاص نمبر شائع ہوگا حسب معمول اس دفعہ بھی

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوگا۔ جماعت کے تمام اہل علم اور اہل قلم احباب سے گذارش ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوا دیں۔ تاخیر سے موصول ہونے والے اشتہارات ممکن ہے کہ جگہ حاصل نہ کر سکیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجارت اسلام کی نظر میں

(مکرم زبیر خلیل صاحب بی کام مصطفےٰ آباد لاہور)

اسلام کی نظر میں جو قدر و قیمت تجارت کو حاصل ہے وہ کسی اور پیشہ کو میسر نہیں۔ اسلام اور تجارت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہماری ساری جستجو، ہماری ہر نوع کی تگ و دو۔ ہماری کل محنت و مشقت، ہمارے سارے اعمال و افعال کو شارع اسلام نے "مزرعۃ الآخرۃ" کے مبارک الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ یہ زمین، یہ کرہ ارض صرف ہمارے لئے گیہوں، چاول اور جو بونے کے لئے ہی نہیں ہے جوار، باجرہ، چائے اور گنا ہی کاشت نہیں کیا جا سکتا۔ نقرئی اور سنہری رنگینیوں ہی سے ہم نے اپنے گودام نہیں بھرنے۔ انگور، خوبانی، امرود انار، سیب، انجیر، ناشپاتی اور سیب ہی ہماری باغبانی کو چار چاند نہیں لگا سکتے۔ بلکہ بانس اور گھاس بھی جنگل میں منگل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں انسان کی اخلاقی دنیا اور روحانی کرامات بھی اس کرہ ارضی کے ساتھ وابستہ ہیں اسی خاکی زمین پر ہم نیکی کا پھل حاصل کرنے کے لئے اعمال نیک کا پودا لگاتے ہیں۔ یہ تمام انواع و اقسام کی کاشت آخرت کی منڈی میں فروخت کی جائیگی جو اس کی قیمت ہوگی وہ ہم وصول کریں گے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ اسلام صرف دنیاوی تجارت کا ہی فروغ دہندہ نہیں بلکہ اخروی تجارت کے ہر قسم اور ہر نوع کے مال کیلئے بھی اس میں میزان العدل قائم اور موجود ہے یہ تو تھی تمثالی تجارت۔ اسے تجارت فی الاستعارہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا ذکر سب سے پہلے اس لئے کیا جاتا ہے کہ اسلام میں جو تجارت کی اہمیت ہے وہ کماحقہ نمایاں ہو جائے۔

تقریباً تمام انبیاء علیہم السلام نے تجارت پر زور دیا ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنا کر دکھلایا ہے۔ اس کے فوائد بیان فرماتے ہیں۔ اور اسی کی تلقین فرمائی ہے۔

قرآن مجید میں ایک سورۃ کا نام قریش ہے اور قریش لوگ بحیثیت قوم اور بحیثیت فرد اپنی تجارت ہی کے لئے معروف و مشہور ہیں۔ اسی سورۃ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی تجارت ہی کا ذکر کیا ہے اور گرمی اور سردی کے موسم میں جو جو احسانات اللہ جل شانہ نے ان پر کئے تھے، ان کی طرف اس سورۃ میں اشارہ ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اس سے پہلے قریش کی جو ساری دنیا میں عزت اور شہرت تھی اور جس احترام سے وہ مشرق و مغرب میں دیکھے جاتے تھے وہ ان کی تجارت اور محض تجارت ہی کی وجہ سے تھا۔ چاروں طرف اخلاقی اندھیر تھا۔ سیاسی خلا تھا لیکن قریش کی طرف نہ کوئی چور انگلی اٹھا سکتا تھا اور نہ کوئی ڈاکو آنکھ اٹھا کر دیکھ سکتا تھا۔ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تجارت کو شرف بخشا۔ کئی دفعہ اپنے چچا کے ساتھ شام کے سفر میں گئے اور اس سفر کا واحد مقصد تجارت تھا۔ آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر برائے تجارت شام گئے اور جو نفع حاصل ہوا وہ اہل مکہ کے لئے ہوشربا تھا۔ ہمارے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی ساری عمر سوت اور سوتی پارچہ جات ہی کی تجارت میں مشغول رہے۔ ان کا معمول تھا کہ ایک دن وہ بنفس نفیس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صبح سے شام تک حاضر رہتے اور جو حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلتی اسے دل و دماغ میں جگہ دیتے۔ اگلے دن وہ اپنے ایک کارندے کو اس کام پر مامور کر دیتے اور خود اپنے بیوپار میں دن میں مشغول رہتے۔ حضرت عثمان رضی کی بے پناہ دولت اسی تجارت ہی کی بدولت پیدا ہوتی تھی جو خود اسلام اور اہل اسلام کے ہر آڑے وقت میں کام آئی۔ مدینہ کا کنواں انہوں نے خرید کر وقف کر دیا تھا اور جنگ عسر میں نو ہزار اونٹ اور ایک سو گھوڑے ساز و سامان سے لیس پیش کئے تھے۔ جب مکہ سے مہاجر مدینہ پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی انصار مدینہ کے ساتھ مواخات کرا دی۔ انصار نے اپنے گھر کے اثاثہ کا نصف مہاجرین کو دے دیا۔ لیکن ایک مہاجر ماشاء اللہ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے بھائی سے ایک دمڑی لینی بھی گوارا نہ کی۔ صرف چند پیسے قرض لئے، ان کا منڈی سے گھی خریدا اور پھیری لگا کر فروخت کر دیا آمدنی سے دوبارہ گھی خریدا اور بیچ دیا۔ اسی طرح آٹھ دس دفعہ کیا اور عشاء تک تقریباً چھ روپے نفع کما کر گھر میں واپس ہوئے۔ اپنی عمر میں انہوں نے خوب روپیہ کمایا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے گھر میں لاکھوں درہم تھے۔

تجارت مسلمانوں کا قومی فن ہے۔ یہ ان کی ملی خصوصیت ہے۔ یہ ان کا مذہبی ہنر ہے۔ یہ انبیاء کی سنت جاریہ ہے۔ یہ اولیاء کا پیشہ ہے یہ سب اکابرین کا پیشہ ہے۔ صحابہ کرام کا طرز عمل رہا ہے اور جملہ علماء دین کا اسکے حق میں قطعی فیصلہ ہے۔ الاحادیث میں کئی مثالیں ہیں۔ قرآن حکیم میں چند در چند نصوص قطعی ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کی تھوک دکان رکھتے تھے ایک دفعہ ایک سفید باف ریشم کا ایک تھان بُن کر لایا آپ نے قیمت پوچھی اس نے کہا ایک سو دینار امام صاحب بولے اس ریشمی تھان کا آج کا بھاؤ تو دو سو دینار ہے۔ وہ شرما گیا اور سمجھا کہ مذاق فرما رہے ہیں۔ اس لئے کھسیانی ہنسی ہنسنے لگا۔ لیکن جب امام موصوف نے پورے دو سو دینار گن کر دیئے تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی اور اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ ایسی ستھری پاکیزہ۔ صحیح اور اسلامی تجارت کی کروڑوں مثالوں سے ہماری تاریخ بھری پڑی ہے۔

قرآن مجید کی سورۃ جمعہ میں تجارت کو "اللہ تعالیٰ کے فضل" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور صاف حکم ہے کہ جب جمعہ کی نماز ختم ہو جایا کرے تو تم اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے میں لگ جایا کرو۔

الغرض بروئے اسلام تجارت تو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے اوڑھنے اور بچھونے کا حکم رکھتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تجارت مسلمانوں کا پیدائشی حق ہے۔ مسلمانوں کی بہبودی اور ترقی کے لئے راہ تجارت ہی سب سے افضل اور سب سے چھوٹا راستہ ہوتا ہے۔ جس دن اور جس گھڑی سے مسلمانوں نے تجارت کی طرف سے منہ پھیرا ہے اور دیگر یورپی یا امریکی اقوام نے اسے اپنا لیا ہے اور اسی وقت سے مسلمان اپنی قومی، ملی اور اجتماعی حیثیت سے قعر مذلت اور غربت و افلاس کی طرف لڑھکنے لگ گئے ہیں۔

خدا کرے وہ جلد سنبھل جائیں اور اپنے قدموں پر اپنی قدیم روایات کے مطابق مضبوطی سے کھڑے ہو جائیں اور اپنی صحت مند تجارت کا سکہ چار دانگ عالم پھر اپنا جمالیں کہ ماضی عود کر آئے۔ آمین۔

حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰ ہو

(کلام محمود)

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری اتنی اور صرف اتنی خواہش ہے اور یہی ہر مومن کی خواہش ہونی چاہیئے کہ دنیا کا گورنر جنرل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ اور دنیا پر پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت ہو جائے ...... اس روح اور جذبہ سے کام کرو اور اپنی سستیوں اور غفلتوں کو دور کرو اب سستیوں اور غفلتوں کے دن نہیں۔"

اس وقت اسلام پر بہت ہی نازک وقت ہے اور تحریک جدید کے زیر انتظام اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے تاکہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو قائم کیا جائے۔ پس مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ اپنی سستیوں اور غفلتوں کو ترک کر کے پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

سال رواں کے لائحہ عمل کے مطابق اراکین انصار اللہ کی سہ ماہی چہارم کا امتحان مورخہ ۱۰ رفتح دسمبر۔ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۱۲ رفتح / دسمبر بروز اتوار برائے بیرونی مجالس کو منعقد ہو رہا ہے اس امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے۔

۱۔ ضرورت الامام۔
۲۔ پانچ قرآنی دعائیں مع ترجمہ
۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبل از نبوت کے مختصر حالات۔
۴۔ پانچ صحابہ کرام رضی کے نام۔

اراکین سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع فرما دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوں۔ مجالس جلد یہ اطلاع فرما دیں کہ ان کو کتنے پرچہ جات کی ضرورت ہوگی تاکہ اس کے مطابق انتظام کیا جا سکے۔ بغیر اطلاع کے شاید آپ کو پرچے نہ بھجوائے جا سکیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

سابق جج ہائیکورٹ
محترم شیخ بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں
سرمہ حمید
بھی آنکھوں کیلئے نعمت ہے سرمہ حمید جب سے استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں چبھن نہیں رہی اور خاص سکون میسر آگیا ہے" (چھوٹی شیشی ۵ روپے بڑی شیشی سوا دو ...)
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے تحریری طور پر اطلاع دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئیے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئیے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۳۵

میں نضیلت بیگم زوجہ ملک مبارک احمد آڈیٹر لاہور قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ مبلغ ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: نضیلت بیگم۔ رحمان پورہ کالونی لاہور
گواہ شد: محمد شجاعت علی گارڈ نمبر ۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد:۔

مسل نمبر ۲۰۵۳۶

میں قریشی عبد الجلیل صادق ولد قریشی عبد الغنی صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی ساکن دار الرحمت غربی۔ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۹۶/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبد الجلیل صادق۔ ربوہ
گواہ شد: احمد حسین کاتب فیکٹری ایریا۔ ربوہ
گواہ شد: نور الدین خوشنویس دار الرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۳۷

میں مرزا محمد صدیق ولد مرزا افضل دین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۷ لٹاں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: محمد صدیق
گواہ شد: محمد جمیل سیکرٹری وصایا سرگودھا چھاؤنی
گواہ شد: عبد المالک صدر جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی

مسل نمبر ۲۰۵۳۸

میں بشریٰ مسرت زوجہ بشیر احمد صاحب سیفی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ مبلغ ۱۵۰۰/- روپے
(۲) زیور طلائی ۶ تولے مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۹/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: بشریٰ مسرت دار الرحمت غربی ربوہ
گواہ شد: بشیر احمد سیال۔ انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ
گواہ شد: فضل احمد۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۳۹

میں خالدہ مبارکہ بنت مولوی تاج الدین صاحب قوم جاٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: خالدہ مبارکہ دار الرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد: تاج الدین دار الرحمت وسطی۔ ربوہ
گواہ شد: محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت وسطی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۵۴۰

میں زینت الاسلام زوجہ ملک محمود احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۷-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) تین عدد چوڑیاں طلائی اور ایک عدد لاکٹ وزنی تین تولے مالیتی ۴۵۰/- روپے
(۲) حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: زینت الاسلام
گواہ شد: عبد الحفیظ خان سلطان پورہ لاہور
گواہ شد: ملک اللہ رکھا۔

مسل نمبر ۲۰۵۴۲

میں نسیم احمد ولد محمد ذکاء اللہ خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۹۵/- روپیہ ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نسیم احمد راولپنڈی
گواہ شد: محمد نذیر بقلم خود راولپنڈی
گواہ شد: محمد نصیب عارف راولپنڈی۔

ربوہ کا مشہور عام
نور کاجل تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مرد اور عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔
قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں قریباً تین ہزار کلیسا فالتو ہیں اور بالکل بے مصرف و بیکار پڑے ہیں

اِن میں سے بعض گرجا گھروں کی عمارتوں کو تھیٹر، ناچ گھروں اور کانفرنس ہالز وغیرہ میں تبدیل کیا جا رہا ہے

انگلستان کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے مورخہ ۲ جولائی ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں "تین ہزار کلیسا متروکہ ہو چکے ہیں" کے زیر عنوان مندرجہ ذیل رپورٹ شائع ہوئی ہے:۔

"بے مصرف و بے کار کلیساؤں کے متعلق مشاورتی بورڈ نے اپنی دوسری رپورٹ میں کہا ہے کہ انگلستان میں ۱۸۰۰۰ اینگلیکن کلیساؤں میں سے ۳۰۰۰ کلیسا یکسر فالتو ہیں لارڈ ٹیلچر نے جو اس بورڈ کے صدر ہیں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ طریق کار جس کی رُو سے گرجوں کو بے کار قرار دیا جاتا ہے قطعاً غیر تسلی بخش ہے ہمارے نصابی گرجوں کے بیش قیمت ورثہ کی تباہی سے ہونے والے نقصان سے بچنے کے لئے مزید روپیہ اور سرکاری امداد کی ضرورت ہے۔ جن گرجوں کے متعلق بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ دیگر ضروریات کے لئے ان کو استعمال میں لایا جائے ان میں سے بعض گرجے سکنی تھیٹر ریستوران۔ لائبریری عجائب گھر، ناچ گھر اور کانفرنس ہال میں تبدیل کئے جا رہے ہیں۔ اور تین گرجاؤں کو پرائیوٹ رہائشی گاہوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔

انگلستان کے ایک اور اخبار "ٹائمز" نے یکم جولائی ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں مندرجہ ذیل رپورٹ شائع کی ہے اس رپورٹ پر "نئے کلیساؤں کی تعمیر کفر ہے" کا عنوان جمایا گیا ہے۔

رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

میتھوڈسٹ کانفرنس کے آج کے اجلاس میں ڈاکٹر جے پی ولسنٹ آف شیفلڈ نے اعلان کیا کہ کلیساؤں کے لئے نئی عمارات کی تعمیر کفر کے مترادف ہے۔ جب انہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ یہ بات غلط ہے کہ بے مصرف کلیساؤں کی عمارتوں کی فروخت سے حاصل کئے ہوئے روپے کا حقدار صرف کلیسا ہے تا اس سے نئے گرجا گھر تعمیر کئے جا سکیں تو بحث میں خوب تیزی آگئی۔ کانفرنس نے ان کی یہ ترمیم منظور کر لی کہ اس قسم کی فروخت کی رقوم کے مصرف کے بارہ میں دوبارہ غور کیا جائے۔ لیکن جب انہوں نے ایسے میتھوڈسٹ پادریوں اور عوام کی بڑھتی ہوئی تعداد کا ذکر کیا جو عمارتوں کو بلحاظ اہمیت اولیت کا درجہ دینے کے لئے تیار نہیں تو "شرم شرم" کے نعرے بلند ہوئے۔

آپ نے کہا یہ لوگ گرجوں کی عمارتوں کی نسبت کلیسا پر مذہب کے تقاضوں کے بارہ میں زیادہ فکر مند ہیں۔ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ایک شخص گرجا میں نشست مہیا کرنے کے لئے ہمیں ۱۲۰ پونڈ خرچ کرنا پڑتے ہیں اور اسی طرح اس کے لئے تحفہ عمارت پر ۱۳۰ پونڈ فی کس خرچ اس کے علاوہ ہوتا ہے۔ اب رہی نئے گرجوں کی تعمیر سو ہمیں ہر نئی عمارت پر ۲۷۰ پونڈ فی کس کے حساب سے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں اتنا بڑا خرچ خود ارتکاب کفر کے مترادف نظر آنے لگتا ہے۔

انہوں نے کہا اسے کفر کا نام اس لئے دیا جا رہا ہے کہ ہم مسیح کے غلام ہیں۔ اس مسیح کے جسے سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ میسر نہ تھی پھر یہ اس لئے بھی کفر ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ خدا کی اس دنیا میں ان عمارتوں سے باہر جنہیں ہمارے آباؤ اجداد نے محبت اور پیار کے جذبہ کے ماتحت تعمیر کیا تھا بہت سے ناروا اور مکروہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کانفرنس کے سامنے اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہم اب بھی ایسی کلیسائی تعمیرات پر روپیہ لگاتے چلے جائیں جو سو یا ڈیڑھ سو سال قبل کے زمانہ کے ساتھ مطابقت رکھنے والی ہیں بالخصوص ایک ایسے زمانہ میں بھی روپیہ خرچ کرتے چلے جائیں جب کہ ہمیں گرجا گھروں کے اس انداز کا علم ہی نہیں ہے کہ جو ہمارے موجود زمانہ کے ساتھ مطابقت رکھنے والا ہو۔ اور اس دور میں جو بے جوڑ نظر نہ آئے۔

ڈاکٹر ولسنٹ نے تجویز کیا کہ غیر ضروری گرجوں کی فروخت سے حاصل کئے ہوئے روپے سے اب کمیونٹی ہاؤسز خریدنے چاہئیں۔ وہ کلب جو شہروں کے بیچوں بیچ قدیم فن تعمیر کے گاتھک سٹائل کی بڑی بڑی عمارتوں کے اندر جاگزیں تھا اب ختم ہو چکا ہے لیکن ان علاقوں میں جہاں تک لوگوں کی محض زبانی وابستگی اور وعدوں کا تعلق ہے (یعنی کلیسا) ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ (رشید احمد رفیق)

احمدی بچوں سے خطاب

پیارے احمدی بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وقفِ جدید کی طرف سے آپ کو بہت بہت عید مبارک ہو! عیدی تو آپ کو ضرور ملی ہو گی کیوں نہ اس میں سے وقف جدید کا چندہ دے کر جہاں دُنیا کی خوشیاں خرید رہے ہیں۔ وہاں دین کی خوشیاں بھی خرید لیں۔ دیکھیں کیا اچھا سودا آپ کو بتایا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دُنیا و آخرت کی حسنات عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم قریشی عبدالعزیز صاحب میڈیکل پریکٹیشنر کی وفات

بڑے افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم (ڈاکٹر) قریشی عبدالعزیز صاحب میڈیکل پریکٹیشنر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد بعمر ۷۰ سال ۱۴-۱۵ نومبر کی درمیانی شب کراچی میں اپنے بیٹے مکرم عبدالرشید صاحب قریشی ایڈووکیٹ کے ہاں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جنازہ ۱۵ نومبر کو ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم قریشی صاحب مرحوم ربوہ کے اولین میڈیکل پریکٹیشنر تھے جو ۱۹۵۰ء میں ربوہ آئے۔ حتی الامکان سستا علاج کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے ربوہ اور گرد و نواح کے غرباء میں خاص طور پر بہت مقبول تھے ۱۹۳۱ء میں ایک خواب کی بناء پر احمدی ہوئے اور پھر اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔ قرآن کریم سے خاص طور پر محبت تھی۔ اپنی دکان پر سارا فارغ وقت بلند آواز سے تلاوت قرآن کریم میں صرف کرتے تھے۔ اور دعاؤں میں مصروف رہتے تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ ڈھاکہ میں کافی عرصہ سے علیل چلی آ رہی ہیں ان دنوں طبیعت زیادہ علیل ہے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ۔ ضلع جھنگ)

6366
محترم سید ظہور احمد شاہ صاحب
منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر